Paigham Sulh, 6 January 1916 www.abdulhaq.info/articles/hinduism

ویدک حقیقت

لیکچر مولوی عبدالحق صاحب متعلم اشاعت اسلام کالج جو سالانہ جلسہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام پر ۲۷ دسمبر ۱۹۱۵ء کو ہوا

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

الغرض وید کے مسائل کثرت سے مختلف فیہ ہیں اور کوئی بات شک و شبہ سے خالی نہیں۔ بطور نمونہ میں نے چند ابتدائی باتوں کا ذکر کر دیا ہے ان اختلافات پر جو پردہ ڈالنے کی کوششیں کی گئی ہیں ان میں سے ایک طرز تفسیر ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند جی مہاراج نے جہاں اور بہت سے احسان وید مقدس پر کئے ہیں ان میں ایک ان کا وید بھاشی بھی ہے۔ انھوں نے ویدمنتروں سے فلسفہ۔ سائنس۔ لاجک۔ صنعت و حرفت جدیدہ ٹیلیگرافی وغیرہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ایسی عجیب و عجیب طرز سے ویدوں کی تفسیر کرتے ہیں کہ خود ایشور جی مہاراج کو بھی وہ معانی نہ سوجھے ہونگے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان معروف شئے سے غیر معروف شئے کو بآسانی سمجھ لیتا ہے۔ میں ان کے وید بھاشی کی طرز پر ایک پنجابی مصرعہ کی تفسیر کر کے دکھاتا ہوں۔ مصرعہ ہے۔ "دُکت چرخہ شام سنا دیں گی گہ ہے ددوالو" اس منتر میں وید بھگوان آگیا دیتے ہیں کہ جس کو دولت حاصل کرنے کی خواہش ہو دکت سنسکرت لفظ کرت ہے جس کے معنی بنانے۔ تیار کرنے کے ہیں۔ یعنی ایک عظیم الشان ورکشاپ بنانا چاہئے۔ جس میں بڑے بڑے پدارتھ ودیا۔ یعنی علم طبعیات اور سائنس کے جاننے والے میکینکل انجینیر وغیرہ اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے لگ دی۔ لوہا تانبا جست پیتل وغیرہ اشیاء سے (چرخہ) ایک عظیم الشان سپننگ مل جس میں ایک بہت بڑے تنظر کا فلائی وہیل۔ جس پر بہت مضبوط چرمی پٹے چڑھے ہوئے ہوں اور وہ ایک نکلے یعنی شافٹوں کو پلیوں کے ذریعے چلاتے ہوں۔ ان سب باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چرخے کا فلائی وہیل بہت بڑا ہونا چاہئے اور فلائی وہیل سے اگلی پلیاں چھوٹی ہونی چاہئیں۔ تاکہ ریوولیوشن زیادہ ہوں اور کام جلدی نکلے۔ پٹے مضبوط ہونے چاہئیں۔ ان سب باتوں کے بیان سے پرماتما یہ گیان دینا چاہتے ہیں کہ تم میکینکل انجینیرنگ سیکھو اور جو سوت اس سپننگ مل سے طیار ہو اسے دوسرے بڑے بڑے براعظموں (شام) وغیرہ ملکوں (سنا دیں گی) وادی منا وغیرہ میں اور انگریزی ملکوں میں ہوائی جہازوں۔ موٹر کاڑیوں اور ریل کے ذریعہ بھیجانا چاہئے اور جہاز پانی کے اثر سے محفوظ ہونے چاہئیں۔ اس طرح سے اپنے ملک کی ترقی کرنی چاہئے۔

اب میں سوامی دیانند جی کا اصل وید بھاشی ایک منتر کے متعلق پیش کرتا ہوں۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۲۸ - علم تار برقی کے اصول۔ اس منتر کا لفظی ترجمہ تو صرف اس قدر ہے "اے اشونی تم دونوں نے پیدو کے لئے قبول کئے جانے لائق بہادروں سے جنگ میں ناقابل فتح چھیننے والے کام کرنے والے اندر کی مانند سفید گھوڑے کو دے دیا ہے" اب سوامی جی کی تفسیر ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے انسانو۔ اشون یعنی معدنیات اپنی اور حرارت سے بہت سے فائدوں کے کام آنے والی نہایت اعلیٰ صفات سے پر اور آگ کی خاصیت والی صاف دھاتوں سے پیدا ہونے والی بجلی کا شرارہ یا تار پیدا کرنی چاہئے۔ اور اس کو محکمہ جنگی کے کاروبار میں، الخ۔

بدقسمتی سے یہاں ایک لفظ ترو تارم آگیا تھا اب سوامی جی نے دنیا جہان کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کے لئے ترو کو اڑا دیا اور تارم کو اردو لفظ تار کا مفعول بنا دیا۔ یعنی تار نامی منتر یا کل کو بنا ڈالو۔ یجروید کے سترھویں ادھیائے کا نواں منتر ہے۔

"اس کے چار سینگ ہیں۔ تین پاؤں ہیں۔ دو سر ہیں۔ سات ہاتھ ہیں۔ اور تین طرح پر بندھا ہوا وہ بیل چلاتا ہے۔ بڑا ہوتا مرنیوالوں میں آ داخل ہو۔

کوئی اس شرتی سے علم جغرافیہ کی تعلیم نکالتا ہے یعنی چار سینگوں سے مراد فزیکل۔ سٹرانومیکل جغرال اور پولیٹیکل جغرافیے ہیں۔ خشکی اور تری اس کے دو سر ہیں۔ تین سمندر اس کے پیر ہیں۔ بحر پیسیفک اٹلانٹک۔ اور انڈین سی۔

غرض ایسے ایسے مبہم منتروں سے عجیب عجیب علوم نکالے جاتے ہیں اور یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وید میں سب علوم ہیں۔ صرف انہی منتروں سے بائیس قسم کے علوم نکلتے ہوئے مختلف تفاسیر وید میں پڑھے ہیں

جوگ بششٹ میں بششٹ رشی جیسے مہان رشی فرماتے ہیں کہ وید اپنی اصلی صورت میں موجود نہیں رہے۔ سوامی دیانند جی مہاراج سیو سرلی اور دیگر مقدمین نے مقتی کو صرف مبلغ بتایا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ویدوں میں کیوں تحریف نہ ہوئی ہو۔ پروفیسر ولسن صاحب اپنے دیباچہ میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ وید بتدریج اس ضخامت کو پہنچا ہے۔ اس زمانہ کے نہایت متبرک انسان نے جو ویدوں کے متعلق رائے دی ہے وہ یہ ہے کہ

وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی
سنت کی مہما وید نہ جانے برہم گیانی آپ ہمیشہ

ایک دو حوالے تعلیم کے متعلق پیش کرتا ہوں تاکہ اندازہ ہو سکے کہ کیا یہ کلام موجودہ صورت میں الہامی کہلا سکتی ہے۔

رگوید منڈل ۱۰ سوکت دس کا منتر ہے

اینہ اچھسو سوبھگے پتم مت

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اے بہن تو مجھ سے سوا دوسرے پتی کی خواہش کر۔

اس منتر میں سوبھگے شبد قابل غور ہے۔ یعنی ایک شخص جب اولاد پیدا نہ کر سکے یا لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں تو وہ اپنی بیوی کو یہ کہے۔ اے بہن تو مجھ سے سوا دوسرے پتی کی خواہش کر۔

واضح رہے کہ یہ نیوگ کے مشہور سوکت کا ایک ٹکڑہ ہے جس سے سوامی دیانند جی مہاراج نے نیوگ ثابت کیا ہے

نمہ شو بھیہ۔ سلام کتوں کو۔ شو پتی بھیہ دو نمو کتوں کے پالنے والوں کو سلام نمو بھوائی چہ ڈرانے والوں کو سلام نمو درا سے چہ نمہ رولانے والوں کو سلام۔ یجروید ادھیائے سولھواں منتر ۲۸۔

اسلام اور تمدن کے اصول۔

(۱) انسان کو کل کائنات پر شرف حاصل ہے اس لئے اس کو خدا کے سوا کسی کے آگے سر جھکانے کی ضرورت نہیں۔ فرمایا۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددنٰہ اسفل سافلین۔

ہم نے انسانوں کو اعلیٰ پایہ پر بنایا ہے۔ مگر یہ شرک اور بت پرستی میں غرق ہو کر خود ذلیل اور خوار ہو اسفل السافلین میں گر جاتا ہے۔

برخلاف اس کے وید شروع ہوتا ہے ان الفاظ سے

شری گنیش آینمہ[1] گنیش دیوتا کو سلام۔ گنیش

[1] یہ منتر عموماً تمام ویدوں کے ہر ایک اشٹک کے شروع میں آتا ہے۔ دیکھو رگوید مطبوعہ بمبئی نیز دیکھو سام وید مطبوعہ دکٹوریہ پریس کاشی صفحہ ۱۵ جہاں سے اتھرونتا شروع ہوتا ہے۔ مہاشہ چرنجی لعل دونوں حوالوں کی تصدیق کر کے

دیوتا وہی ہے جس کی نصف صورت ہاتھی کی اور نصف مرد کی ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ یہاں گنیش سے مراد ایشور ہے تو دوسری جگہ آتا ہے نمہ فرکھیہ کتوں کو سلام یہ اچھی تعلیم ہے کہ ایشور کو بھی وہی نمہ یعنی سلام اور کتوں کو بھی نمہ

(۲) انسانوں میں مساوات قرآن کریم فرماتا ہے یاایھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوباً و قبائل لتعارفوا۔

اے انسان ہم نے تمہیں ازدواج پیدا کیا ہے اور تم میں قبیلے اور گروہ بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان سکو۔ سب سے بڑھ کر مساوات نماز سے ظاہر ہوتی ہے۔ فرمایا! ذات پات کے جھگڑے اسلام میں نہیں ان اکرمکم عند اللہ اتقکم بزرگ وہ ہے جو اعلیٰ متقی ہو۔

برخلاف اس کے منوسمرتی ملاحظہ ہو۔ طاقت ور شودر کو بھی روپیہ جمع نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ شودر دولت پاکر برہمن وغیرہ کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ اپنے کھانے سے بچا کھانا اور پرانے کپڑے اور غلہ کا چھٹن اور پرانے برتن شودروں کو دینے چاہئیں۔

یجروید منتر ۱۱- ادھیائے ۳۱۔

"وہ برہمن ایشور کے منہ سے کھشتری بازو سے ویش ران سے اور شودر پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں"

سوامی دیانندجی لکھتے ہیں شودر کو منتر سنگھتا نہیں پڑھانی چاہئے۔

سب سے زیادہ تمدن کو برباد کرنے والا مسئلہ رہبانیت ہے۔ اسلام کہتا ہے رہبانیت فی الاسلام۔ اسلام میں تجرد کی زندگی نہیں ویدک دھرم بھیک مانگنے اور تجرد کی تعلیم دیتا ہے۔

گناہ کی یہ تعریف یہ ہونی چاہئے کہ جس کے ترک پر انسان قادر ہو اور وہ خلاف فطرت ہو مگر سوامی جی فرماتے ہیں کہ انسان جس قدر سانس دن میں لیتا ہے اس سے چونکہ جانور مرتے ہیں لہٰذا یہ گناہ بھی انسان کی گردن پر ہے۔

منوجی نے اوکھلی اور موسل کے گناہ بھی لکھے ہیں۔ منوسمرتی میں ہے۔ ادھیائے ۲ شلوک ۱۸۱ منوسمرتی۔ "اگر خواب میں بھی بلا خواہش منی گر جاوے تو غسل کرکے سورج کی پوجا کرے۔ پانی کا گھڑا۔ پھول۔ گوبر۔ مٹی۔ کس۔ ان سب کو ضرورت کے مطابق لاوے۔ اور پھر وہ بھیک مانگ کر بھوجن کرے۔

غرض اس قسم کی خلاف تہذیب تعلیم سے وید اور سمرتیاں بھری پڑی ہیں۔ ایسی مہذب مجلس میں میں بیان کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتا۔

والسلام